Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | منگل ۱۹ جمادی الاوّل ۱۴۱۰ھ، ۱۹ فتح ۱۳۶۸ ہش، ۱۹ دسمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۸۸

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

احمدی اہالیانِ ربوہ کے خلاف زیرِ دفعہ ۲۹۸ سی مقدمہ درج کر لیا گیا

جناب ایس ایچ او تھانہ ربوہ کی رپورٹ پر پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے

ناظر صاحب امور عامہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے الفضل کو بتایا ہے کہ ایس ایچ او تھانہ ربوہ جناب محمد عاشق مارتھ صاحب کی طرف سے احمدی اہالیان ربوہ کے خلاف جنکی آبادی ۴۰ ہزار سے زائد ہے زیر دفعہ ۲۹۸ سی مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ جناب تھانے دار صاحب کی طرف سے جو ایف آئی آر درج کروائی گئی ہے۔ اس کا مکمل متن ہدیہ قارئین ہے۔

نمبر ۳۶۷، تھانہ ربوہ ضلع جھنگ تاریخ و وقت وقوعہ امروز

تاریخ و وقت رپورٹ مورخہ ۱۵/۱۲/۸۹ بجوالہ	رپٹ نمبر ۵ بوقت ½۱ بجے دن	۶	تھانہ سے روانگی کی تاریخ و وقت	بذریعہ سپیشل رپورٹ
نام و سکونت اطلاع دہندہ و مستغیث	حسب آمد استغاثہ مرتبہ مرسلہ محمد عاشق مارتھ S.H.O تھانہ ربوہ			
مختصر کیفیت جرم (معہ دفعہ) و مال اگر کچھ کھویا گیا ہے	۲۹۸/C PPC			
جائے وقوعہ و فاصلہ تھانہ سے اور سمت	بحد ربوہ از گیٹ تھانہ بفاصلہ ۱۰۰ گز جانب شمال دیہہ چک ۱۶ ر			
کارروائی متعلقہ تفتیش اگر اطلاع درج کرنے میں کچھ توقف ہوا ہو تو اس کی وجہ بیان کی جاوے۔	حسب آمد استغاثہ			

دستخط غلام مصطفیٰ شاہ عہدہ ASI (ابتدائی اطلاع نیچے درج کرو)

استغاثہ زیر دفعہ ۲۹۸/C، تعزیرات پاکستان بروئے اطلاعات و خط و کتابت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و مبلغین احرار و معززین علاقہ کے توسط سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ علاقہ تھانہ ربوہ کے مختلف مقامات پر بسنے والے مرزائی جنہیں آئین پاکستان کی ترمیم ۱۹۷۴ء کی رو سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہوا ہے اور امتناع قادیانی آرڈی ننس ۱۹۸۴ء کی رو سے قادیانی مذہب کی ہر قسم کی تبلیغ تحریراً۔ تقریراً۔ اشارۃً بلاواسطہ و بالواسطہ اور اسلامی و قرآنی اصطلاحات کے استعمال سے روکا گیا لیکن مرزائیوں نے اس پابندی کے باوجود اپنی قبروں عمارات۔ دفاتر جماعت احمدیہ۔ عبادت گاہوں۔ کاروباری مراکز وغیرہ پر کلمہ طیبہ اور دیگر قرآنی آیات تحریر کی ہوئی ہیں مزید یہ کہ وہ آئے دن مختلف طریقوں سے مسلمانوں کو قادیانیت کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں جس میں جان بوجھ کر مسلمانوں کو السلام علیکم کہہ دینا۔ اذان فجر کے اوقات میں ٹولیوں کی صورت میں باآواز بلند شہر میں کلمہ طیبہ پڑھنا اور دیگر ہر قسم کی اسلامی حرکات کا اعادہ کرتے ہیں۔ لہٰذا ان حالات کے پیش نظر صورتِ جرم ۲۹۸/C، ت پ پائی جاکر استغاثہ ہذا برائے قائمی مقدمہ بدست ملک شیر نمبر ۳۲۲ ارسال تھانہ ہے۔ بعد اندراج مقدمہ انچارج چوکی ربوہ تفتیش کریں گے دستخط انگریزی محمد عاشق S.H.O ربوہ مورخہ ۱۵ دسمبر ۸۹ء از گیٹ تھانہ بوقت ۱۵/۱ بجے دن از تھانہ حسب آمد استغاثہ بمضمون مندرجہ بالا بغرض قائمی مقدمہ بدست ملک شیر ۳۲۲ موصول ہوا۔ جس پر رپورٹ ابتدائی ہذا بجرم مذکور مرتب ہوئی۔ اصل تحریر معہ نقل پولیس بغرض تعمیل نزد انچارج چوکی ربوہ ارسال ہے۔ سپیشل رپورٹ ہائے بخدمت افسران مجاز ارسال ہیں۔

غلام مصطفیٰ شاہ ASI تھانہ

ربوہ۔ ۱۵/۱۲/۸۹

(نقل بمطابق اصل)

جلسہ سالانہ کا التواء

حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی اجازت سے احبابِ جماعت کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا ۹۲ واں جلسہ سالانہ حکومت کی طرف سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے ملتوی کیا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ حکومت کو مورخہ یکم نومبر ۸۹ء کو جلسہ کی منظوری کے سلسلہ میں درخواست دی گئی تھی۔ اور اب تک پندرہ یاد دہانیاں کروائی جاچکی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اتنے بڑے جلسہ کے انتظامات کے لئے قبل از وقت منظوری کا ملنا ضروری ہے۔ لیکن تا حال کسی بھی یاد دہانی کا جواب تک نہیں دیا گیا اور اب وقت کے لحاظ سے ایسی گنجائش نہیں کہ منظوری کی موہوم امید پر مزید انتظار کی جائے۔ کم وبیش تین لاکھ افراد کی رہائش، خوراک اور دیگر ضروریات کے لئے وسیع انتظامات درکار ہوتے ہیں۔ اس لئے اب سوائے جلسہ سالانہ کے التواء کے اور کوئی چارہ کار نہیں رہا۔

احباب مطلع رہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ وہ جلد ایسے حالات پیدا کرے کہ عدل و انصاف کے ساتھ اہل ملک کے حقوق کی بحالی اور ادائیگی کے سامان ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

● مکرم غلام مصطفیٰ صاحب تبسم (کارکن روزنامہ الفضل) ابن مکرم چوہدری نجم الدین صاحب کا نکاح محترمہ عذرا جبین صاحبہ بنت مکرم چوہدری علی محمد صاحب آف لاہور کے ہمراہ بعوض دس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۱۵ دسمبر ۸۹ء کو بیت النصرت میں بعد نماز مغرب مکرم نسیم سیفی صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

تزکیۂ نفس کے واسطے صحبتِ صالحین اور نیکوں سے تعلق پیدا کرنا مفید ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹ ، فتح ۱۳۶۸ ہش ۔۔۔ ۱۹ ، دسمبر ۱۹۸۹ء

خدا سے تعلّق

اس وقت جسطرح جماعت کے تمام افراد سیّدنا حضرت امام کی آواز پر لبیک کہہ رہے ہیں اور اِسکے نیتجے میں ان پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کی بارش ہو رہی ہے وہ ایک لمبے عرصہ تک یاد رہنے والی بات ہے۔ یہی اطاعت اور اخلاص اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو جذب کر رہے ہیں جو چار دانگ عالم میں جماعت کو شہرت اور عزّت دے رہے ہیں۔ دنیا کے کونے کونے میں جماعت اور جماعت کے بانی حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نام عزت سے لیا جا رہا ہے۔ لوگ اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کر رہے ہیں۔ حضرت امام کی ہر آواز پر لبیک کا نظارہ دنیا کو حیرت میں ڈال رہا ہے۔ داد و تحسین دینے والوں کو یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ کس کس بات کی داد دیں اور اس سیلاب نور کو روکنے کی کوشش کرنے والوں کو یہ پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کس طرف سے بند باندھیں۔ جو کسی صورت میں بھی ان کے بس کی بات نہیں ہے۔

یہ سب کچھ ہم سب کیلئے نہائت خوشی اور فخر کا باعث ہے۔ خدا کرے کہ ہماری یہ حالت مزید بہتر سے بہتر ہوتی چلی جائے۔

لیکن اس کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے اس لبیک کہنے اور اس اخلاص کے اظہار کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارے تعلق کس طرح متاثر کرتا ہے۔ کیونکہ اصل بات دنیا میں نظر آنے والی ترقی نہیں بلکہ اصل بات اللہ تعالیٰ سے ہماری محبت اور اللہ تعالےٰ کا ہم سے سلوک ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس سب کچھ کی — جس سے ہم اتنے مطمئن اور خوش ہیں — کیا حیثیت ہے۔

اس سلسلہ میں توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت امام جماعت فرماتے ہیں

"ایک آواز پر لبیک کہنے کیلئے کثرت کے ساتھ دل بے چین ہیں جب بھی جماعت کو نیکی کی طرف بلایا جاتا ہے جس طرح اخلاص کے ساتھ اس آواز پر جماعت لبیک کہتی ہے اس سے میرا دِل حمد سے بھر جاتا ہے لیکن یہ اخلاص فی ذاتہٖ کچھ چیز نہیں اگر اس اخلاص کے نتیجے میں خدا تعالےٰ سے ایک مستقل تعلق پیدا نہ ہوجائے یہ اخلاص اپنی ذات میں محفوظ نہیں اگر اس اخلاص کو نماز کے اور عبادت کے برتنوں میں محفوظ نہ کیا جائے۔ اس لحاظ سے یہ اخلاص آنے جانے والے موسم کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ عبادت کوئی موسمی کیفیت کا نام نہیں۔ عبادت ایک مستقل زندگی کا رابطہ ہے۔"

ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ ہم حضرت امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدا تعالےٰ کے کتنا قریب ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ کی نظر میں ہماری یہ باتیں پسند ہوں تو وہ یقیناً ہمیں اپنا قرب عطا کرے گا۔ ہر حال میں ہماری پُشت پناہی کرے گا۔ ہم سوتے ہونگے اور وہ ہمارے لئے جاگے گا۔ لوگ ہمارے لئے مشکل پیدا کرنی چاہیں گے اور وہ ان مشکلات کے راستے میں کھڑا ہو جائے گا۔ دوسرے الفاظ میں ہم اس کے ہو جائیں گے اور وہ ہمارا ہو جائے گا۔

ہمیں ہر لمحہ یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ ہم خدا کے کتنا قریب ہو رہے ہیں اور یہ قرب ہی اس بات کا پیمانہ ہوگا کہ ہمارا حضرت امام کی آواز پر لبیک کہنا قبولیت کا درجہ حاصل کر گیا ہے۔ اور یہ ہماری زندگی کی ایک مستقل صورت بن گئی ہے۔

پا کے دونوں جہاں کی نعم و عطا
جو نہیں جانتا خدا ہے کیا
اس کے دین اور اس کے ایماں پر
حَیف ہے اور حَیف بھی صدہا

ابوالاقبال

اَے خدائے ذوالجلال!

مژدۂ نورِ سحر دے اَے خدائے ذوالجلال!
دامنِ امید بھر دے اَے خدائے ذوالجلال!
تیری رہ میں کر لئے دار و رسن ہم نے قبول
عشقِ بے خوف و خطر دے اَے خدائے ذوالجلال!
رفعتِ دینِ مبیں میں ہم اُڑیں دیوانہ وار
پھر ہمیں وہ بال و پَر دے اَے خدائے ذوالجلال!
قوم کے بچوں کے سینے عشق سے آباد کر
پھر انہیں سوزِ جگر دے اَے خدائے ذوالجلال!
نونہالانِ چمن کو بخش دے اِذنِ نمو
پھر انہیں شیریں ثمر دے اَے خدائے ذوالجلال!
تیری خاطر کھا رہے ہیں دشمنوں کی ٹھوکریں،
کون اب تجھ کو خبر دے اَے خدائے ذوالجلال!
میرے آقا کو خدایا دے حیاتِ کامراں،
دم بدم فتح و ظفر دے اَے خدائے ذوالجلال!
پھر بنائیں از سرِ نو ہم زمین و آسماں،
پھر نئے شمس و قمر دے اَے خدائے ذوالجلال!
اِک خزاں دیدہ چمن میں پھر بہاریں بھیج دے
پھر اسے گلہائے تَر دے اَے خدائے ذوالجلال!
ایک طوفاں سا بپا ہے بحر و بَر میں اَے خدا!
یہ سفر آسان کر دے اَے خدائے ذوالجلال!
جس سے ہو جائے مرے زخمِ جگر کا اندمال،
وہ دَوائے کارگر دے اَے خدائے ذوالجلال!
کون روئے گا یہاں انسانیت کی مَوت پر
مجھ سا کوئی نوحہ گر دے اَے خدائے ذوالجلال!
میری بربادی کے احسؔن ہو رہے ہیں مشورے
مجھ کو جینے کا ہُنر دے اَے خدائے ذوالجلال!

احسن اسمٰعیل
گوجرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ اللطیف بیگم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب

میرے پیارے ابا جان ملک سیف الرحمٰن ۲۵ اکتوبر کی صبح کو دو بجے ایڈمنٹن کینیڈا میں انتقال فرما گئے۔ دل حزیں ہے آنکھیں اشکبار ہیں لیکن ہم خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

پیارے ابا جان نہایت شفیق باپ تھے ہماری ذرا سی تکلیف پر بے چین ہو جاتے تھے دعا اور ہر ممکن تدبیر کرتے۔ اپنے آرام پر بچوں کے آرام کو ترجیح دینے والے تھے۔ حسین یادیں چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

پیارے ابا جان کی یادیں فلم کی طرح دماغ میں گھومتی ہیں۔ جب میں کینیڈا پہنچی تو ابا جان INTENSIVE CARE میں تھے آنکھیں بند تھیں سانس کی آواز آتی تھی بلانے پر کچھ آنکھیں کھولتے لیکن فوراً بند ہو جاتیں اگلے دن صبح ہی وفات پا گئے ایسے لگتا تھا جیسے سو رہے ہوں۔ یقین نہیں آتا کہ پیارے ابا جان ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔

ہارٹ اٹیک سے دو روز قبل فون پر باتیں کیں بالکل ٹھیک ٹھاک تھے سب بچوں سے بہت پیار تھا۔ لیکن میرے ساتھ تو لگتا تھا کہ سب سے زیادہ ہے۔ میری دلی خواہش کو بھانپ لیا کرتے تھے۔

میری امی بتایا کرتی ہیں کہ جب میں پیدا ہوئی تو رویا بہت کرتی تھی تو اکثر تمہارے ابا جان ساری ساری رات تمہیں گود میں لے کر ٹہلا کرتے تھے۔ مجھے بیٹا کہہ کر پکارا کرتے تھے مجھے یاد ہے کہ میں اچھی خاصی بڑی تھی غالباً نویں دسویں کلاس کی طالب علم تھی۔ گرمیوں میں رات کو جب پیاس لگتی تو اپنی امی کو آواز دیتے ہوئے کہتی "آپا پانی" تو ہمیشہ پیارے ابا جان پانی کا گلاس لے کر آجاتے تھے۔ کبھی کوئی بیمار پڑتا تو ابا جان ہر طرح کی تیمارداری کرتے کبھی کھانسی لگتی تو پیارے ابا جان رات کو اٹھ کر کبھی گلے میں دوائی لگاتے کبھی گلے کے باہر دوائی سے مالش کرتے اور کہتے کہ تمہاری ایک ایک کھانسی کی آواز میرے دل پر ہتھوڑا بن کر لگتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ آدھی رات کو ابا جان میرے سرہانے کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ "بیٹا کیا بات ہے" میں نے حیران ہو کر ان کو کہا کہ "ابا جان کوئی بات نہیں" تو کہنے لگے کہ ابھی تم نے سوتے سوتے "ہائے" کہا تھا۔ سوتے میں کہیں ہائے نکل گیا ہو گا پیارے ابا جان نے اتنا بھی انتظار نہ کیا کہ دوسری بار آواز آئے فوراً آ کر حال پوچھنے لگے۔ نیند ان کی بڑی ہلکی تھی ذرا سی آواز پر بیدار ہو جاتے تھے۔

مجھے سائنس پڑھنے کا شوق تھا جب میں نے دسویں کا امتحان پاس کیا تو مجھے آگے سائنس پڑھنے کی خواہش تو تھی (ان دنوں ربوہ میں لڑکیوں کا کوئی سائنس کالج نہیں تھا) لیکن میں نے اس کا اظہار نہ کیا کیونکہ گھر کے حالات ایسے نہیں تھے کہ میں لاہور جا کر پڑھ سکتی۔ ابا جان واقفِ زندگی تھے سات بچے تھے بمشکل گزارہ ہوتا تھا لیکن ایک روز ابا جان میرے پاس آئے اور کہنے لگے "بیٹا لاہور جا کر پڑھنے کو دل کرتا ہے" میں نے کہا "کرتا ہے" تو کہنے لگے تیار ہو جاؤ لاہور جائیں گے۔ نہ جانے ابا جان نے کہاں کہاں سے قرض لے کر مجھے اور پھر ایک وقت میں مجھ سے چھوٹی بہن باسط کو اکٹھے ایم ایس سی کروانے کے لئے اخراجات پورے کئے۔ جب ہم دونوں ایم ایس سی کے آخری سال میں تھیں تو ہڑتال کی وجہ سے سالانہ امتحان لیٹ ہوتے جا رہے تھے ہم گھر گئے تو امی نے مجھے بتایا کہ قرض حسنہ کی آخری قسط بھی اپریل میں ختم ہو چکی ہے اور امتحان لیٹ ہوتے جا رہے ہیں تمہارے ابا جان پریشان ہیں دعا کرو جلد امتحان ہو جائیں۔ جب ہم لاہور واپس گئے تو پتہ چلا کہ یونیورسٹی میں دو وظیفے نئے نکلے ہیں۔ ایک لڑکے کے لئے اور ایک لڑکی کے لئے لڑکی والا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے مل گیا اور اس طرح ایک سال کا وظیفہ یکمشت مل گیا۔ ابا جان لاہور آئے تو کہنے لگے "بیٹا کتنے پیسے چاہئیں" میں نے ابا جان سے کہا اب تو وظیفہ مجھے مل گیا اب تو پیسوں کی ضرورت نہیں۔ تو کہنے لگے "بیٹا وہ تو تمہارے اپنے پیسے ہیں" میں نے ابا جان سے کہا کہ ابا جان آپ کیسی باتیں کرتے ہیں اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ عجیب سلوک تھا ان کا۔

ایم ایس سی کے دوران ایک مرتبہ میں نے ابا جان کو خط لکھا تو کسی کام کے لئے لاہور آنے کے لئے لکھا اور لکھا کہ فلاں تاریخ کو آپ لاہور آئیں اس روز سارا دن ابا جی کا انتظار کرتی رہی لیکن ابا جی نہ آئے شام ہوئی تو مجھے بڑا رونا آیا کہ ابا جان کیوں نہیں آئے آنسو تھمنے میں ہی نہ آتے تھے مجھے یہ تھا کہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں لکھوں اور ابا جان نہ آئیں۔ میری روم میٹ ایک شیعہ فرقہ سے تعلق رکھنے والی لڑکی تھی وہ بڑی حیران تھی کہ باپ بیٹی میں ایسا تعلق بھی ہو سکتا ہے۔ دوسرے روز میں کلاس میں تھی تو کسی نے مجھے بتایا کہ تمہارے ابا جان ہوسٹل میں تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ کیمپس اور ہوسٹل کے درمیان تقریباً ایک میل کا راستہ تھا میں ہوسٹل کی طرف چل پڑی مئی جون کا مہینہ تھا اور شدید گرمی پڑ رہی تھی جب میں آدھے راستہ میں پہنچی تو دیکھا کہ ابا جان پسینہ سے شرابور کیمپس کی طرف چلے آ رہے ہیں۔ مجھ سے کہنے لگے کہ کل مجھے جامعہ سے چھٹی نہ مل سکی مجھے معلوم تھا کہ تم پریشان ہو رہی ہو گی کہ میں کیوں نہیں آیا آج میں کلاس لے کر بس پر بیٹھ کر آیا ہوں (بس میں سفر کرنے سے ان کو بڑی دقت ہوتی تھی کیونکہ بار بار پیشاب آنے کی ان کو تکلیف تھی) مجھے بڑا افسوس ہوا کہ میں نے خواہ مخواہ ابا جان کو تکلیف دی۔ میری امی بھی کبھی کبھی ہوسٹل آیا کرتی تھیں وہ شیعہ لڑکی ابا جان اور امی سے اس قدر متاثر تھی کہ ایک مرتبہ اس نے ان کے متعلق خط میں لکھا کہ تمہارے "عظیم الشان ماں باپ"۔ میری شادی جب ہوئی تو میں نے امریکہ جانا تھا۔ میری فلائٹ لاہور سے تھی۔ پیارے ابا جان میری رخصتی کرتے ہی گاڑی میں بیٹھ کر اتنا لمبا سفر کر کے کراچی گئے تاکہ جب میں لاہور سے کراچی پہنچوں تو وہاں ہوں اور مجھے کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ کراچی میں غالباً پہلی مرتبہ گئے تھے اور ارادہ تھا کہ بعد میں کچھ روز ٹھہر کر کراچی کی سیر وغیرہ بھی کریں۔ لیکن مجھے رخصت کرنے کے بعد فوراً واپس ربوہ چلے گئے اور لکھا کہ تمہیں رخصت کر کے دل اس قدر بے چین ہو گیا کہ قرار نہ آتا تھا اس لئے میں واپس ربوہ چلا گیا۔

۱۹۶۹ء میں ہم واپس پاکستان آئے امریکہ سے آتے ہوئے کئی جگہوں پر رکے۔ ہر جگہ ابا جان نے انتظام کیا ہوا تھا کہ ائرپورٹ پر ہمیں لوگ لینے آئے ہوتے تھے جس کی وجہ سے ہمیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی۔ ان دنوں ابا جان کوئٹہ میں مقیم تھے کچھ کتابت کا کام کر رہے تھے اس لئے ہم کوئٹہ سے ہوتے ہوئے لاہور گئے۔ کوئٹہ میں ان دنوں پانی کی قلت تھی نلوں میں پانی بند تھا صرف تھوڑی دیر کے لئے آتا تھا تو برتن بھر لیتے تھے۔ میں بچوں کے گندے کپڑے دھونے لگی تو ابا جان آگئے اور کہا "بیٹا میں پانی ڈالتا جاتا ہوں تم دھو لو"

غالباً ۱۹۷۵ء میں میں پاکستان گئی بڑے دو بچے شیراز میں ہی تھے اپنے ابا کے ساتھ۔ چھوٹے دو بچوں کو لے کر گئی تھی۔ کسی وجہ سے واپسی لیٹ کرنی پڑی۔ واپسی کی سیٹ بک کروانے کے لئے ابا جان نے بڑی کوشش کی۔ سیٹ لاہور سے بک ہونی تھی۔ لاہور سے دوبئی تک کی تو بک تھی لیکن دوبئی سے شیراز تک کی بک نہ تھی آخری دن تک کوئی جواب نہ آیا میں بڑی پریشان تھی۔ دو بچے اتنے دنوں سے اکیلے شیراز میں تھے اس لئے جلدی واپس جانا چاہتی تھی۔ ان دنوں گاڑی ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر نہ رکتی تھی اس لئے ابا جان نے کار کا انتظام کیا تاکہ میں چنیوٹ جا کر گاڑی پر بیٹھوں میرے بہنوئی میرے ساتھ تھے ابا جان بیمار تھے اس لئے ساتھ نہ آئے چنیوٹ میں گاڑی نہ ملی اس لئے بذریعہ بس لاہور جانا پڑا۔ جب PIA کے آفس گئی تو انہوں نے کہا کہ دوبئی سے شیراز تک کوئی سیٹ نہیں ہے جواب آگیا ہے اور انہوں نے اسی وقت میری لاہور سے دوبئی تک کی سیٹ بھی CANCEL کر دی بڑی پریشانی تھی جب میں گھر پہنچی جہاں لاہور میں ہم ٹھہرے ہوئے تھے تو دیکھا کہ ابا جان بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ تم نکل کر گئے تو کریم کا تار آگیا کہ دوبئی سے شیراز تک کی سیٹ بک ہو گئی ہے میں بس پر بیٹھ کر آگیا ہوں کہ شاید یہ تار تمہارے کام آجائے مجھے بڑا دکھ ہوا کہ ابا جان نے بیماری میں اتنی تکلیف کی۔ میں نے ان کو بتایا کہ اب تو انہوں نے میری لاہور سے دوبئی تک کی سیٹ بھی CANCEL کر دی ہے ابا جان کہنے لگے تم جا کر کوشش تو کرو میں دعا کرتا ہوں جب میں تار لے کر وہاں گئی تو انہوں نے کہا کہ ہم اس تار کو نہیں جانتے اور یہ کہ اب تو آپ کی لاہور سے دوبئی تک کی سیٹ بھی نہیں ہے۔ میں بڑی پریشان تھی سمجھ نہ آتی تھی کہ کیا کروں مجھے یہ بھی دکھ تھا کہ ابا جان اتنی دور سے تکلیف اٹھا کر آئے ہیں۔ اتنی دیر میں P/A کا افسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود ہی اٹھ کر میرے پاس آگیا اور بڑی شفقت سے کہنے لگا بی بی کیا بات ہے"، میں نے اسے سارا ماجرہ سنایا تو اس نے فوراً کہا کہ میں ذمہ واری لیتا ہوں اور بکنگ والے آدمی سے کہا کہ فوراً اس کی سیٹ بحال کرو۔ اور مجھے کہا کہ بی بی کل جہاز چلنے سے کافی پہلے ائرپورٹ پہنچ جانا۔ دوسرے دن فلائٹ تھی مجھے نہ صرف لاہور سے دوبئی کی سیٹ مل گئی بلکہ دوبئی سے شیراز والے جہاز پر بھی کوئی دقت پیش نہ آئی کیونکہ آدھے سے زیادہ جہاز خالی تھا۔ اس وقت سمجھ میں آیا کہ لاہور میں صرف تنگ کر رہے تھے اور حقیقت نہ تھی۔ یہ ابا جان کی دعائیں اور کوشش ہی تھی کہ میں مزید پریشانی سے بچ گئی ورنہ نہ جانے کب تک وہ یہی جواب دیتے اور تنگ کرنے کے لئے کہتے کہ سیٹ نہیں ہے۔ ۸۰-۱۹۷۹ء میں میں بہت بیمار ہوگئی تھی میری امی کو میرے پاس امریکہ بھجوایا۔ خود بوڑھے تھے۔ سخت غم زدہ تھے میری بیماری کی وجہ سے۔ کوئی بچہ پاس نہ تھا روکھی سوکھی کھاتے تھے لیکن میری امی کو لکھتے تھے کہ میری فکر نہ کرو تمہیں چاہے دو سال رہنا پڑے رہو میری بیٹی ٹھیک ہو جائے ایک سال اکیلے رہے۔

ہم جب کبھی ربوہ جاتے اگر کوئی بچہ بیمار ہو جاتا تو ہم سے بڑھ کر پریشان ہو جاتے رات کو اٹھ اٹھ کر آتے حال پوچھتے دوائی دیتے غرض دوسروں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیتے۔ میری امی بتاتی ہیں کہ جب بچہ کی پیدائش ہوتی تو دس روز تک ابا جان اپنے ہاتھ سے نہایت اہتمام سے ناشتہ تیار کرتے میری امی کے لئے اور بچوں کے لئے بھی۔ طبیعت میں نفاست تھی۔ صفائی پسند تھے۔ درویش صفت تھے انہیں یہی ہوتا تھا کہ بچوں پر بوجھ نہ بنوں۔ اپنا ہر کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے تھے بوقت ضرورت اپنے کپڑے خود دھو لیتے تھے حتیٰ کہ رفو بھی کر لیا کرتے تھے جب بھی ہم فون پر بات کرتے تو مختصر بات کیا کرتے تھے پھر کہتے اپنی امی سے بات کریں۔ ان کو یہ خیال رہتا تھا کہ ہمارا فون کا بل زیادہ نہ آئے ان کی تحریریں چاشنی تھی ان کے خطوط پڑھ کر بڑا لطف آتا تھا۔

پیارے ابا جان جامعہ کے طلباء سے نہایت شفقت کا سلوک کرتے تھے۔ ان کی ہر ممکن امداد کرتے خصوصاً غریب طلباء کی شادیوں پر ہم لوگوں میں تحریک کرکے رقم جمع کرکے ان کو دیتے اس سال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ابا جان کو بہت سی تقریبات میں شمولیت کا موقعہ عطا فرمایا۔ پہلے صد سالہ جوبلی کا فنکشن واشنگٹن میں اٹینڈ کیا پھر دو مرتبہ ٹورانٹو۔ کینیڈا میں جانے کا موقع ملا ایک مرتبہ صد سالہ جوبلی کے BANQUET میں شمولیت کے لئے اور دوسری مرتبہ جلسہ سالانہ کے لئے پھر واشنگٹن میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی۔ پھر لاس اینجلس بیت الذکر کے افتتاح میں شریک ہوئے۔ ڈسنی لینڈ کی سیر بھی کی۔ اس کے بعد لندن کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اور پھر کیلگری میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی۔ اپ پاکستان جانے کا ارادہ تھا۔ ویزا کے لئے تصویریں کھنچوانے بازار گئے تھے کہ طبیعت خراب ہوئی۔ ہسپتال گئے اور وہیں وفات پا گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ نومبر ۱۹۸۹ء کے خطبہ جمعہ میں پیارے ابا جان کا بہت احسن ذکر خیر کیا ہے۔ اس میں حضور نے ابا جان کے اچھے استاد ہونے کا ذکر کیا ہے اس ضمن میں مجھے یاد ہے کہ جب میں نویں دسویں کلاس کی طالب علم تھی تو دینیات کی کتاب کھول کر کم ہی پڑھتی تھی۔ جب امتحان ہونا ہوتا تو ابا جان سے کہتی کہ آج شام جلد گھر آجائیں۔ میں زبانی سوال کرتی جاتی ابا جان جواب دیتے جاتے۔ صبح اسمبلی پر میری سہیلیاں میرا انتظار کر رہی ہوتی تھیں ان کو پتہ ہوتا تھا کہ میں اپنے ابا جان سے پڑھ کر آئی ہوں گی ان کو اگر کوئی سوال ہوتا تو مجھ سے پوچھ لیتی تھیں۔ کالج میں چھٹے سال میں میں نے عربی OPTIONAL لی تھی سالانہ امتحان میں عربی اور دوسرے امتحانوں میں پانچ روز کی چھٹیاں تھیں میں ربوہ گھر گئی ابا جان نے پانچ دنوں میں سارے سال کا کورس مجھے پڑھایا سالانہ امتحان میں میرے ۹۰ نمبر آگئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے پیارے ابا جان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان کی دعائیں ہمارے حق میں قبول فرمائے۔ سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

> دنیا میں خدا کا قانون قدرت یہی ہے جو کوشش اور سعی اکثر حصول مطلب کا ذریعہ ہو جاتی ہے اور جو شخص ہاتھ پاؤں توڑ کر اور غافل ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ اکثر محروم اور بے نصیب رہتا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱)

یاد رفتگان

محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ

چوہدری الطاف احمد ۔ مغربی جرمنی

جب بھی یاد رفتگان کا ذکر پڑھتا ہوں تو دل چاہتا ہے کہ میں بھی اپنی والدہ گرامی کا ذکر کروں لیکن ہر مرتبہ اپنی کم علمی کے احساس نے اجازت نہ دی کہ شاید میں اپنے جذبات کی صحیح ترجمانی کر سکوں۔ لیکن آج جرأت کر کے حاضر ہوں۔ امید ہے آپ تصحیح فرما کر شائع فرمادیں گے۔

میری امی جان کا نام ممتاز بیگم تھا۔ آپ موصیہ تھیں۔ ۱/۳ حصہ کی وصیت کی تھی۔ آپ اپریل ۱۹۷۵ء کو بعمر ۶۰ سال فوت ہوئیں اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ آپ نے تمام حساب اپنی زندگی میں صاف کر دیا تھا۔

جب میں نے ہوش سنبھالا تو پاکستان معرض وجود میں آچکا تھا اور ہجرت کی وجہ سے معاشی بدحالی جو اکثر دیکھنے میں آتی تھی اس کا ہم بری طرح شکار تھے۔ لیکن ہماری امی جان نے بہت دیر تک ان حالات کا مقابلہ کیا اور کبھی بھی عام عورتوں کی طرح تنگی کی وجہ سے گھر کے ماحول کو خراب نہ ہونے دیا۔ ہمارے ابو جان کی صحت چونکہ ٹھیک نہ رہتی تھی اس لئے یہ حالات میرے جوان ہو کر برسر روزگار ہونے تک جاری رہے۔ لیکن ہماری امی جان نے نہایت ثابت قدمی اور ہمت سے حالات کا مقابلہ کیا اور حتی الوسع کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا۔ آپ نے ۱۹۳۲ء میں حضرت فضل عمر کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ جب ہمارے گھر ایک احمدی گھرانے کا آنا جانا ہوا اور انہوں نے احمدیت کا پیغام پہنچانا شروع کیا تو امی جان نے چند دنوں میں ہی احمدیت قبول کر لی لیکن ابا جان سے خوف کے مارے اظہار نہ کیا۔ لہٰذا جب ابو جان نے بیعت کا ارادہ ظاہر کیا اور امی جان کی رائے دریافت کی تو آپ نے کہا کہ میں بہت پہلے کی احمدی ہو چکی ہوں۔ آپ سے ڈرتی تھی۔ لہٰذا آپ اپنے خاندان والوں کا سوچیں میں تو پہلے ہی اپنا خاندان چھوڑ چکی ہوں۔ ہماری امی جان بالکل ان پڑھ تھیں اور نہایت ہی پرانے خیالات کے حامل خاندان سے بیاہ کر آئی تھیں۔ آپ نے قرآن اور نماز بھی شادی کے بعد ہی ہمارے خاندان میں ہمارے دادا جان سے سیکھی تھی۔ ہمارا سارا خاندان آپ کی بیعت کے ساتھ ہی چند مہینوں میں احمدی ہو گیا تھا۔ ہمارے ننھیال سے سوائے ہمارے ماموں کے کوئی بھی احمدی نہیں ہوا۔ ماموں جان بھی امی جان کی دعاؤں اور کوششوں سے احمدی ہوئے تھے۔ آپ نے ہمیشہ ماموں جان کی اولاد کی تربیت بھی اپنی اولاد کی طرح کی۔ آپ نماز پنجوقتہ اور تہجد باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں اور ہمیشہ رمضان کے روزوں کے بعد چھ روزے بھی رکھا کرتی تھیں۔ آپ ہر وقت نیکی کے کاموں کی تلاش میں رہتی تھیں۔ امام وقت کی کوئی نصیحت یا حکم ایسا نہیں جو سنا ہو اور اس پر عمل نہ کیا ہو۔ آپ ہمیشہ اپنی ساری اولاد کو نماز کی تلقین فرماتیں اور امام   کے مختلف ارشادات یاد دہانی کے طور پر بتاتی رہتیں۔ ابو جان سے ہمیشہ نماز کی ادائیگی کے لئے کہتی رہتیں اور کبھی کبھار صرف اسی وجہ سے ناراضگی کا اظہار بھی فرماتیں۔ آپ کو نماز تہجد باجماعت بیت المبارک میں ادا کرنے سے بھی بہت محبت تھی۔ اور امام   کے پیچھے بھی نماز ادا کرنے کا حتی الوسع کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھیں۔ ایک دن جلسہ سالانہ کے ایام میں الف محلہ سے بیت المبارک میں نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے ہمارے تایا جان چوہدری محمد طفیل صاحب آف فیصل آباد کے پیچھے پیچھے چپکے چپکے جا رہی تھیں۔ چونکہ آپ تایا جان سے پردہ کرتی تھیں اس لئے آپ جلسہ کے ایام تہجد باجماعت ادائیگی کے لئے چپکے سے اُن کے پیچھے ہو لیا کرتی تھیں جن کا ہمارے تایا جان کو بھی علم نہیں تھا ایک دن اندھیرے میں آپ کسی چیز سے ڈر گئیں تو بے اختیار آپ کے منہ سے "پا" یعنی بھائی جان نکل گیا تو تایا جان نے مڑ کر دیکھا تو آپ کو پایا۔ پھر صبح واپسی پر بڑی ہنسی کے ساتھ سب کو واقعہ سنایا تو نماز باجماعت سے آپ کی محبت کا پتہ چلا۔

خدمت خلق کا جذبہ بھی آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ ہمارے چھوٹے تایا جان کی بیوی سخت بیمار ہو گئیں۔ چونکہ ہمارا گھر بھی تایا جان کے گھر کے ساتھ ہی جنگل میں کاشت والی زمین پر ہی تھا اور ان کو وہاں سے گاؤں تک جانے کے لئے جہاں سے تانگہ کی سواری ملتی تھی کا کوئی انتظام نہ تھا لہٰذا امی جان نے ان کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر تقریباً ۳ میل کا سفر طے کیا۔ راستہ میں مریضہ کا پاخانہ وغیرہ بھی آپ پر ہی بہتا رہا۔ لیکن آپ نے ذرا بھر بھی تردد نہ کیا۔ اور پھر تانگہ میں بٹھا کر بھی آپ نے ان کو گود میں سہارا دیا اور ساری آلودگی اپنے ہاتھ سے اور کپڑوں سے صاف کرتی رہیں۔ خدا خدا کر کے

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کتاب: بنات الطیبات

مصنفہ: صادقہ فضل صاحبہ

محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان، فرماتی ہیں۔ "چھوٹی بچیوں کی دینی تعلیم اور تربیت کے لئے بہت ضرورت ہے کہ ایسا لٹریچر مہیا کیا جائے۔ جو ان کے لئے فائدہ مند ہو۔ جسے پڑھ کر وہ ایسا بننے کی کوشش کریں (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) صادقہ فضل صاحبہ نے یہ کتابچہ اس غرض سے لکھا ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ ہماری بہنیں اسے ضرور خریدیں گی۔ اور اپنی بچیوں کو پڑھائیں گی۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے میں امید کرتی ہوں یہ کتابچہ اس سلسلے میں مفید ثابت ہو گا۔

یہ پیش لفظ ہے "بنات الطیبات"، کا جو صادقہ فضل صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے تحریر کیا ہے اور جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹیوں کا ذکر ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ ہم سب اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ایک بہتر نمونہ اپنے سامنے دیکھنا چاہتے ہیں بچے اچھے بچوں کو دیکھ کر اور ان کے متعلق پڑھ کر بہتر زندگی گذار سکتے ہیں یا اپنے بچپن کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ بڑے بڑوں کی اچھی باتیں سن کر اور پڑھ کر اپنے آپ کو بہتر بنا سکتے ہیں اور ہماری بچیاں یقیناً بہتر بچیوں کی زندگی کا مطالعہ کر کے اپنی زندگی کے اس حصے کو جس میں سے وہ گذر رہی ہیں۔ بہتر بنا سکتی ہیں۔ اور بچیوں کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹیوں سے بڑھ کر اور کس کا نمونہ ہو سکتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ صادقہ فضل صاحبہ نے ہماری بچیوں پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹیوں کے متعلق نہایت مصدقہ واقعات پیش کر کے انہیں یہ موقعہ دیا ہے کہ وہ بھی اپنی زندگیوں کو ان نمونوں کے مطابق ڈھالیں اور بہتر زندگی گذاریں

سب سے پہلے انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے۔ جن کی پیدائش رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے پانچ برس بعد مکہ میں ہوئی اور حضور اقدس کو نبوت عطا ہونے سے ۱۰ برس قبل جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی عمر مبارک ۳۰ برس تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۴۵ برس تھی۔ اس سلسلے میں آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر بھی کیا ہے۔ لکھتی ہیں کہ "چونکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا خود بہت عبادت کرنے والی بہت اعلیٰ اخلاق کی مالکہ تھیں۔ آپ ایک امیر خاتون تھیں۔ گھر میں لونڈیاں موجود تھیں۔ لیکن پھر بھی بچیوں کی تربیت کا خود خاص خیال کرتی تھیں۔ آپ کی تمام صفات آپ کی بچیوں میں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ چونکہ خود حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بے حد سلیقہ شعار تھیں۔ اس لئے تمام بچیوں میں بھی بے حد سلیقہ تھا۔

اس کے بعد آپ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے۔ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منجھلی صاحبزادی تھیں۔ بعثت سے ۷ برس قبل پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ۳ سال چھوٹی تھیں۔ آپ کی تربیت کے متعلق صادقہ فضل صاحبہ لکھتی ہیں۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی پرورش بھی اپنی پاک و مقدس ماں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زیر نگرانی ہوئی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دولت مند خاتون تھیں۔ بچوں کی دیکھ بھال کے لئے غلام اور لونڈیاں گھر میں موجود تھے کھانا کھلانے پر عقبہ کی لونڈی سلمیٰ مقرر تھی۔ باوجود لونڈیوں کے ہونے کے بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہر بچی کی ہر بات کی نگرانی اور تربیت خود فرماتی رہیں۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نہایت نیک دل اور پاک عادات کی مالک تھیں یہ بہت ہی خوبصورت تھیں اور اپنی ماں کی طرح بہت سلیقہ شعار سگھڑ عورت تھیں"۔ اس کے بعد حضرت ام کلثوم جو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے ایک سال چھوٹی تھیں یعنی بعثت سے ۶ برس قبل پیدا ہوئیں۔ آپ کی پرورش بھی اپنی بڑی بہنوں کی طرح بہت عمدہ ہوئی تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ہر قسم کے آداب دینی اور دنیاوی آپ کو سکھائے آپ بھی بہت سگھڑ اور عقل مند تھیں۔ بہت متقی اور پرہیزگار تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جب پیدا ہوئیں انہی دنوں خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر ہو رہی تھی۔ آپ بعثت نبوی سے پانچ برس قبل پیدا ہوئیں۔ جمادی الاول کی ۲۰ تاریخ تھی اور جمعہ کے دن علی الصبح، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۳۵ برس اور حضرت خدیجہ ۵۰ برس کی تھیں۔ صادقہ فضل صاحبہ کہتی ہیں "بچو ابھی تم نے آنحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تینوں بیٹیوں حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی سیرت اور زندگی کے حالات پڑھے ہیں۔ یہ تینوں بہنیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں عین جوانی کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اب اکیلی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی رہ گئیں۔ حضرت فاطمہ کے بارے میں ایک مرتبہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا۔ مجھے فاطمہ سے زیادہ کسی بچے کی پرورش میں لطف نہیں آیا۔ یوں بھی چھوٹا بچہ گھر میں سب کو زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بے حد پیار تھا اور پھر جب تینوں بڑی بیٹیاں جدا ہو گئیں تو سارا لاڈ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے تھا۔

آپ کی تربیت کے متعلق صادقہ فضل صاحبہ نے لکھا ہے۔ "حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی جو نہایت سلیقہ شعار عبادت گزار خدمت گزار اور پاکیزہ عادات و خصائل کی مالک تھیں انہی صفات کی مالک آپ کی سب بیٹیاں تھیں۔ آپ خود ہر ایک بیٹی کی تربیت کی طرف توجہ دیتیں۔ ان کی ہر قسم کی دینی اور دنیاوی تربیت نہایت عمدہ طریق پر کی جب سن ۱۰ ہجری میں حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا۔ اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۱۵ برس تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاطمہ سے اور حضرت فاطمہ کو آپ سے بے حد محبت و پیار تھا۔ جب آپ نے نبوت کا دعویٰ فرمایا پہلے قریش جو بتوں کو پوجتے تھے۔ آپ کے اس اعلان نبوت پر شدید غصے میں آگئے۔ اور انہوں نے آپ کو بہت ستانا شروع کیا۔ ہر طرح کی جسمانی تکالیف بھی پہنچایا کرتے تھے راہوں میں کانٹے بچھا دیتے۔ جس سے آپ کے پاؤں لہولہان ہو جاتے۔ ایک دن آپ خانہ کعبہ میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ عقبہ بن ابی محیط نے اونٹ کی اوجھڑی غلاظت سمیت آپ کی گردن پر ڈال دی۔ اور پاس ظالم قریش کھڑے خوشی سے قہقہے لگا رہے تھے۔ جونہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی۔ آپ دوڑتی ہوئی مسجد پہنچیں اور گردن مبارک سے اوجھڑی آمادی"

ہم نے اس کتاب "بنات الطیبات" کی چیدہ چیدہ باتیں آپ کی خدمت میں پیش کر دی ہیں۔ باقی آپ خود پڑھئے۔ لطف اٹھائیے اور اپنی زندگی کو ان کے مطابق بدلنے کی کوشش کیجئے۔

اللہ تعالیٰ! آپ کو اس کی توفیق دے

موصی کا فرض

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا

"قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی اصحاب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی اور اُن پر یہ فرض ہے کہ پہلے وہ اپنے گھر سے یہ کام شروع کریں حتیٰ کہ انکے گھر میں کوئی مرد، کوئی عورت، کوئی بچہ یا کوئی فرد جو اُن کے اثر کے نیچے ہو یا ان کے پاس رہتا ہو ایسا نہ رہے کہ جسے قرآن نہ آتا ہو۔ پہلے ناظرہ پڑھنا سکھانا ہے، پھر ترجمہ سکھانا ہے، پھر قرآن کریم کے معنی، پھر اس کے علوم اور اس کی حکمتوں سے آگاہ کرنا ہے"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منشیات اور نشہ آور اشیاء کی روک تھام کے لئے
دوسری بین الاقوامی کانفرنس

یکم جون ١٩٨٩ء کو اسلام آباد میں منشیات اور دیگر نشہ آور اشیاء کے انسداد کے لئے ایک کانفرنس منعقد ہوئی اس کا انتظام مکہ مکرمہ میں قائم مسلم ورلڈ لیگ اور اسلام آباد میں واقع انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ اور یہ تین روزہ کانفرنس تھی۔ جس میں پاکستان کے بھی متعدد اعلیٰ افسران نے شرکت کی مسلم دنیا کے مختلف زعماء نے اس کانفرنس سے خطاب کیا۔ ان میں نمایاں شخصیات سعودی وزارت داخلہ کے سنٹرل ریسرچ کرائمز (جرائم کے مرکزی تفتیش) کے ڈائریکٹر جنرل مسلم ورلڈ لیگ کے سیکرٹری جنرل اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کے ریکٹر تھیں۔ سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد اور وزیراعظم بے نظیر بھٹو صاحبہ کے پیغامات بھی کانفرنس میں پڑھ کر سنائے گئے۔ تمام مقررین نے منشیات۔ شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کے جسم و دماغ پر پڑنے والے بداثرات سے نوجوان نسل کو متنبہ کیا اور بتایا کہ منشیات ایک مہلک اور متعدی وباء بن کر نوجوانوں میں پھیل چکی ہیں۔ جن کے باعث ان کی صلاحیتیں برباد ہو رہی ہیں اور اخلاق بگڑ رہے ہیں۔ نشہ آور اشیاء سے تمام دنیا کو خطرات لاحق ہیں بلاشبہ مغربی دنیا اس سے زیادہ متاثر ہے لیکن اب اس مصیبت نے اسلامی ممالک پر بھی اپنی یلغار شروع کر دی ہے اور مسلمان نوجوان اس کی زد میں نظر آتے ہیں۔

اس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستان کے صدر جناب غلام اسحاق خانصاحب نے اس مسئلہ کی سنگینی کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ منشیات قحط سے کم تکلیف دہ نہیں ہیں اور نہ ہی اپنی پھیلائی ہوئی تباہی کے لحاظ سے مہلک وباؤں اور جنگوں سے کم ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اس وقت پاکستان ایک ١٩، لاکھ افراد نشہ کرتے ہیں جن میں سے چھیاسٹھ ہزار ہیروئن کے عادی ہیں۔

البتہ انہوں نے یہ وضاحت بھی کی کہ ملک میں افیون کی پیداوار ١٩٧٩ء میں ٨٠٠ ٹن سالانہ تھی۔ جو کم ہو کر ١٩٨٨ء میں ١٥٠ سے ٢٠٠ میٹرک ٹن سالانہ رہ گئی ہے۔

ان کے بتائے ہوئے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ سال پاکستان میں ٦٢١٣ کلو گرام افیون اور ٢٩٨٤٧ کلو گرام چرس پکڑی گئی اور اسی سال منشیات کے سلسلہ میں ٢٢٤٧٤ اشخاص گرفتار ہوئے۔

صدر اسحاق خاں صاحب نے بیان کیا ہے کہ نشہ کے عادی افراد کے علاج معالجہ اور معاشرہ میں ان کی بحالی کے لئے اس وقت پاکستان میں ٢٦ مراکز ہیں جن کے ذریعے اب تک ٧٥٠٠٠ افراد کا علاج کیا گیا ہے۔ اور معاشرہ میں اس بدی کے نفوذ کو روکنے کے لئے ٣٥٠٠ رضاکاروں کے علاوہ ٢٠٠ میڈیکل پریکٹشنرز کو بھی تربیت دی گئی ہے۔

صدر صاحب نے اس امکان کا بھی اظہار کیا کہ حکومت نشہ آور اشیاء استعمال کرنے والے لوگوں سے اپنے رویہ اور برتاؤ پر نظر ثانی کرے۔ فی الحال تو اُن کو ایسا بیمار تصور کیا جاتا ہے جن کو علاج کی ضرورت ہے اور وہ ہمدردی کے مستحق ہیں۔ لیکن اب یہ معاملہ قابلِ غور ہے کہ کیا اس وقت ایسے لوگوں سے ذرا مختلف انداز میں برتاؤ کی ضرورت ہے۔

صدر نے مزید کہا کہ اگر ہم اپنی زندگیوں اپنے گھروں اور اپنے معاشرہ میں خدائی تعلیمات کو رواج دیں تو پھر ہمارے بچے حقائق کا مقابلہ کرنے کے لئے مصنوعی سہاروں کے پیچھے نہیں دوڑیں گے۔ انہوں نے تحریک کی کہ منشیات کے خلاف متحد ہو کر مختلف ذرائع سے کوشش کی جائے جس میں والدین۔ اساتذہ۔ سیاستدان۔ سماجی کارکنان جماعتی راہنما مصنفین اور ذرائع ابلاغ سب کے سب حصہ لیں۔

کانفرنس میں شریک دیگر شرکاء نے بھی اپنی تقاریر میں منشیات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے سماجی۔ اقتصادی اور سیاسی خطرات کو بیان کیا اور نشہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے مسلم علماء اور دانشور حضرات کے کردار کی وضاحت کی اور یہ بیان کیا کہ حکومت۔ معاشرہ ذرائع ابلاغ اور تعلیمی ادارے منشیات کی روک تھام میں کس حد تک ممد ہو سکتے ہیں

سب شرکاء کانفرنس نے اس امر پر زور دیا کہ ایسے اقدامات کئے جائیں جس سے یہ وباء روکی جا سکے۔ چنانچہ منشیات اور نشہ آور اشیاء کے انسداد کے لئے منعقد ہونے والی اس دوسری بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں غور و فکر کرتے ہوئے منشیات کی بدی کے وسیع پیمانہ پر پھیلاؤ اور شراب کی مانند دیگر نشہ آور اشیاء کے تباہ کن اثرات کے مقابلہ کے لئے اس نقطہ نظر سے تعلیمات اسلام کے کردار پر روشنی ڈالی گئی کہ افراد اور جماعتوں کو ترغیب دی جائے کہ وہ اپنی زندگیوں میں منشیات اور نشہ آور اشیاء سے نجات حاصل کر لیں تین دن کی اس میٹنگ میں عالم اسلام کی متحدہ کوششوں کے فروغ۔ منشیات کے استعمال پر کڑی سزائیں دینے۔ تعلیمی اور سماجی اداروں کے پروگراموں میں وسعت پیدا کرنے پر زور دیا گیا۔

کانفرنس کے شرکاء نے اپنے آخری اعلامیہ میں قرآن و سنت کی روشنی میں مسلم معاشرہ کی ازسرِ نو تشکیل پر زور دیا کیونکہ قرآن اور سنت کی تعلیمات منشیات اور دیگر نشہ آور اشیاء کے استعمال سے پیدا شدہ دکھوں کے علاوہ تمام دنیوی مصائب اور تکالیف کا مؤثر علاج ہیں۔ لہٰذا کانفرنس نے مسلم ممالک کو دعوت دی ہے کہ وہ اس سمت میں ضروری اقدامات کریں تا وہ صحیح راستہ پر گامزن ہو سکیں اور ان کو مطلوبہ اُمید افزا مقاصد حاصل ہوں۔

اعلامیہ میں خصوصی طور پر نوجوان نسل کی پرورش کے دوران خاندانی اتحاد کی اہمیت کو اجاگر کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ والدین سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ مناسب فکر اور گہرے مشاہدہ سے کام لیں تا نوجوان نسل کو بڑے بڑے مجرموں کے چنگل اور منشیات کی لعنت کے گڑھے میں گرنے سے بچایا جائے اسلامی ممالک سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ شبینہ کلبوں اور ایسی دوسری مخلوط اجتماع گاہوں کو بند کر دیں جو اخلاقی انحطاط کا سبب بن رہی ہیں اور اس کے متبادل ان کو تفریح کے لئے مفید اور صحت مند مراکز مہیا کریں۔

لوگوں کو تعلیم دینے۔ ان کی راہنمائی اور ان کو منشیات۔ شراب اور دیگر مضرت رساں اشیاء سے خبردار کرنے کے لئے کانفرنس نے عوامی ذرائع ابلاغ سے عظیم امیدیں وابستہ کی ہیں اور ان امیدوں کی تکمیل ان اعلیٰ تعلیمات کی اشاعت اور فروغ سے ہو سکتی ہے۔ جن پر ایک پاکیزہ اسلامی معاشرہ کی بنیاد ہے کانفرنس نے باہمی تعاون۔ اتحاد اور ریسرچ کے اعلیٰ معیار کے حصول کے لئے مخصوص ایجنسیوں اور تنظیموں کو دعوت دی کہ وہ اپنے تجربات اور ان کے تازہ نتائج کا دوسرے علاقائی یا قومی مراکز سے تبادلہ کریں تا انسداد منشیات کے میدان میں وہ اپنی کارکردگی کا معیار بلند رکھیں۔

کانفرنس میں اس امر پر بھی زور دیا گیا کہ ١٩٨٢ء میں مدینہ منورہ میں انسداد منشیات کے موضوع پر منعقدہ پہلی کانفرنس اور اس کی قراردادوں اور سفارشات کو نافذ کیا جائے اور اس کے لئے تمام متعلقہ اسلامی اور بین الاقوامی ایجنسیوں کے تعاون میں اضافہ کیا جائے۔ اور باہمی تجربہ اور معلومات کا بھی تبادلہ ہو۔

کانفرنس نے مسلم ورلڈ لیگ سے ایک بین الاقوامی اسلامی کمیشن کے قیام کا مطالبہ کیا جس کا بڑا مقصد منشیات کے خلاف مہم چلانا اور نشہ کے خطرہ کا تمام میدانوں میں تدارک اور یہ کہ اس پروجیکٹ کو بین الاقوامی تعاون اور یکجہتی سے چلایا جائے۔ تعزیری اقدامات پر نظر ثانی کرتے ہوئے کانفرنس کے شرکاء نے مسلم ممالک سے مطالبہ کیا کہ نشہ آور اشیاء کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں لے جانے والوں اس کے تاجروں اور فروغ دینے والوں کو موت کی سزا دیں اسی طرح منشیات کے استعمال کرنے والوں کو بھی کڑی سزائیں دی جائیں ماسوائے اس کے کہ وہ توبہ کی راہ اختیار کر لیں۔

اس مقصد کی خاطر سعودی عرب۔ ملائشیا اور مصر میں جو اقدامات کئے گئے ہیں اس پر کانفرنس نے اعتماد کا اظہار کیا۔ حکومت پاکستان نے بھی منشیات کے فروغ کے خلاف جو متعدد اقدامات کئے ہیں وفود نے ان کی بھی تعریف کی۔

(ماخوذ از دی مسلم ورلڈ لیگ جرنل جولائی اگست ١٩٨٩ء) (و - ی)

فلاح وہ شخص پا دے گا جو اپنے نفس میں پوری پاکیزگی اور تقویٰ طہارت پیدا کرلے اور گناہ اور معاصی کے ارتکاب کا کبھی بھی اس میں دورہ نہ ہو اور ترکِ شر اور کسبِ خیر کے دونوں مراتب پورے طور سے یہ شخص طے کرلے تب جا کر کہیں اسے فلاح نصیب ہوتی ہے، ایمان کوئی آسان سی بات نہیں جب تک انسان مَر ہی نہ جاوے تب تک کہاں ہو سکتا ہے کہ سچا ایمان حاصل ہو۔

تمہیں چاہیئے کہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعا مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

محمد ناصر ابن محمد بشیر صاحب سعید
کیمپ ۲ نزد بیت حبیب نواب شاہ ۔ سندھ

سمیرہ فرحت بنت اللہ بخش صاحب
بیت المظفر دارالصدر غربی ۔ ربوہ

فاتح الدین احمد ابن چوہدری ناصر احمد صاحب
محلہ احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات

محمد احمد مباہل ابن چوہدری مبارک احمد صاحب
چک ۱۷ ، جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا

ایاز احمد ابن ملک نور سلطان صاحب
چک ۱۳۳ ، شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا

نصیر الدین احمد ابن چوہدری ناصر احمد صاحب
محلہ احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات

اسمٰعیل احمد شہریار چیمہ ابن ڈاکٹر نعیم احمد چیمہ صاحب
چیمہ ہاؤس ٹانڈہ بلڈنگ ریلوے روڈ گجرات

یوسف احمد ریاض ابن محمد حسین شاہد صاحب
مربی سلسلہ کھاریاں ضلع گجرات

بقیہ:- تعارف

۱/۲ گھنٹے کے سفر کے بعد چک جھمرہ ہسپتال پہنچے ۔ پھر ہسپتال میں بھی ان کی تیمارداری کے لئے رہیں ۔ باوجود اس کے کہ اُن کے تعلقات ہمارے ساتھ نہائت ہی کشیدہ تھے جو کہ عام دیہاتوں میں ہوتے ہیں ۔ لیکن ہماری امی جان نے کبھی بھی کسی رنگ میں ہمارے سامنے ذکر نہ کیا ۔ اگر کبھی کوئی بات ہوتی بھی تو وہ ہم کو ڈانٹ دیتیں کہ بڑوں کی باتیں ہیں چھوٹوں کو اس میں دخل نہیں دینا چاہئیے ۔ یہی حال آپ کا کسی دوسرے خاندان کے افراد کو دیکھ کر ہو جاتا تھا ۔ غیروں کی خدمت کا موقع بھی آپ نے کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا ۔ ہمارا سارا خاندان آپ کے حسنِ سلوک کے جذبہ کا معترف ہے ۔ ہمارے نانا جان چونکہ احمدیت کی وجہ سے امی جان کے سخت مخالف تھے لیکن امی جان نے کبھی بھی آپ کی خدمت میں کسر نہ اُٹھا رکھی تھی ۔ حالانکہ آپ کی دوسری اولاد بھی تھی جن کو وہ اپنا ہم خیال ہونے کی وجہ سے زیادہ چاہتے تھے لیکن بیماری یا کسی اور تکلیف کے وقت آپ ہماری امی جان کے پاس ہی آیا کرتے تھے ۔ امی جان نے ہمیشہ آپکی خدمت کی اور آپ نے کبھی بھی مثبت رویہ نہ اپنایا لیکن امی جان کبھی بھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائیں ۔ ہمارا گھر چونکہ جنگل میں تھا اور باقاعدہ جماعت گھسیٹ پور وہاں سے ۷ میل دور تھی ۔ آپ اکثر نماز جمعہ وہاں ادا کرنے جاتی تھیں ۔ رمضان میں تو آپ ہر جمعہ کی نماز وہاں جا کر ادا کیا کرتی تھیں ۔ یہ سفر سواری کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے ہمیشہ پیدل طے کیا کرتی تھیں ۔ آپ نہائت ہی ہمدرد اور ملنسار طبیعت رکھتی تھیں ۔ اب ان کی وفات کے بعد اکثر عورتیں اور گاؤں میں کام کرنے والے جن کو کمی کہا جاتا ہے آپ کی شفقت اور ہمدردی کا ذکر کرتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں ۔ اکثر پڑوسی عورتوں نے تو آپ کی وفات کے بعد آنا ہی چھوڑ دیا ہے ، کہتی ہیں کہ اب تو دل ہی نہیں چاہتا ۔ ہم پانچ بہنیں اور پانچ بھائی ہیں ۔ ایک بہن جوانی میں دو بچے چھوڑ کر فوت ہو گئی ۔ باقی سب بفضلِ تعالےٰ اپنے اپنے گھروں میں شاد و آباد ہیں ۔ ابو جان بھی بقیدِ حیات ہیں ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے تمام اخلاقِ حسنہ کی پیروی کرنے کی توفیق بخشے ۔

اخبارِ احمدیہ

درخواست دعا

• مکرم امام علی صاحب صدر جماعت احمدیہ مونگ کی اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں ۔

• مکرمہ شریفاں بیگم صاحبہ اہلیہ شریف احمد صاحب گوجر ساہیوال دو ماہ سے علیل ہیں ۔

• مکرم ملک رفیق احمد صاحب کارکن دفتر امانت کی اہلیہ محترمہ فہمیدہ رفیق صاحبہ اور برادر نسبتی مکرم نجیب الرحمٰن صاحب سدھو ایم اے کا امتحان دے رہے ہیں

• مکرم بلال احمد صاحب رند کارکن خدام الاحمدیہ مقامی کے دادا جان مکرم اللہ بخش خان صاحب شدید بیمار ہیں

احباب ان سب کے لئے دُعا کریں ۔

سانحۂ ارتحال

• محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم خواجہ غلام نبی صاحب آف ڈیرہ دون مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۰ ۔ نومبر کو راولپنڈی میں وفات پا گئیں ۔ قارئین ان کی بلندی درجات کے لئے دُعا کریں ۔

• مکرم میاں مظفر احمد صاحب ایم موسیٰ اینڈ سنز نیلا گنبد لاہور کی والدہ ماجدہ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ مورخہ ۹ ، دسمبر ۱۹۸۹ء بوقت ظہر ۸۵ ، سال کی عمر میں وفات پا گئی ہیں ۔ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ مکرم میاں عبد المجید صاحب کی زوجہ تھیں ۔ اور حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب نیلا گنبد لاہور کی بڑی بہو تھیں ۔ ۱۰ ، دسمبر ۸۹ء کو مربی سلسلہ مکرم مولوی رحمت اللہ خان صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور ماڈل ٹاؤن لاہور قبرستان میں تدفین عمل میں آئی ۔ اور بعد تدفین مربی سلسلہ صاحب نے دُعا کرائی ۔

احباب موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دُعا کریں ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: ـــــ آغا سیف اللہ ، پرنٹر: ـــــ قاضی منیر احمد
مطبع: ـــــ ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقامِ اشاعت: ـــــ دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت: ـــــ ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمس الدین اسلم

تمباکو کا استعمال

تمباکو یا سگریٹ نوشی کی مضرت رسانی سے شاید ہی کوئی انکاری ہو مگر اس کے باوجود یہ عادت ایک معتد بہ آبادی میں سرایت کر چکی ہے۔ ملک کے کسی گوشہ میں جایئے وہاں کوئی اور چیز ملے یا نہ ملے سگریٹ کی دکانیں ضرور ہوں گی۔ اس وجہ سے جو لوگ اس کاروبار میں ہیں خوب نفع کماتے ہیں پچھلے دنوں ایک کام کی غرض سے مانسہرہ کی طرف جانے کا اتفاق ہوا تو دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ آبادیاں تو کجا کم آباد علاقوں پہاڑوں کی چٹانوں پر بھی دلآویز پبلسٹی بورڈ سگریٹ کی تحریص دلانے کے لئے نصب ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ جب اربوں روپیہ محض اشتہار بازی پر خرچ ہوتا ہے تو جو افراد اس کاروبار میں شریک ہیں وہ کس قدر نفع کماتے ہونگے۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اور لوگوں کے برعکس ہماری جماعت کے لوگ اس عادت میں بہت کم مبتلا ہیں۔ مجھے یہ سطور لکھنے کا باعث میرے والد صاحب کا ایک واقعہ یاد آتا ہے۔ ان کی آنکھوں کا اپریشن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) نے کیا تھا۔ انہوں نے والد صاحب کو مشورہ دیا کہ وہ آنکھوں کی تکلیف کے مدنظر تمباکو نوشی سے قطعی پرہیز کریں والد صاحب نے حضرت میر صاحب کی نصیحت کو ملحوظ رکھتے ہوئے عہد کیا کہ وہ اس عادت کو ترک کر دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے فوری طور پر اپنے گھر سے حقّہ کا اخراج کر دیا تمام اعلیٰ قسم کا تمباکو جو خاص تردد سے حاصل کیا ہوا تھا فوری طور پر تلف کر دیا گیا۔ ایسی جگہوں پر بیٹھنا ترک کر دیا جہاں حقہ نوشی کی مجلسیں سجا کرتی تھیں۔

مگر یہ صورت حال زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی۔ ترغیب و تحریص دلانے کی وجہ کا مقابلہ جاری رکھنے کی سکت نہ پا سکے اور پھر حقہ نوشی شروع کر دی۔ مگر اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہوا کہ کچھ عرصہ بعد ہمارے پیارے آقا (جماعت کے دوسرے امام) نے جماعت کے لوگوں میں تحریک کی کہ وہ حقہ یا سگریٹ نوشی نہ کیا کریں۔ ہماری جماعت میں جب حضور کا یہ خطبہ سنایا گیا تو والد صاحب نے سنتے ہی فرمایا کہ پہلے تو ڈاکٹری مشورہ تھا جس پر عمل کی توفیق نہ پا سکا۔ اب امام کا حکم ملا ہے میں ابھی سے حقہ نوشی ترک کرنے کا عہد کرتا ہوں چنانچہ اب کی بار انہوں نے امام کی اطاعت میں حقہ چھوڑنے کا جو عہد کیا تھا اسے زندگی کی آخری سانسوں تک نبھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے کہ ان کی اس نیکی کی وجہ ان کے بچوں میں بھی یہ عادت پیدا نہ ہوئی۔

ہمارے وہ دوست (خواہ بہت ہی کم ہیں) جو تمباکو نوشی کو اس کی مضرت رسانی کے باوجود ترک کرنے کی سکت نہ پا سکے ہوں۔ ان سے عاجزانہ التماس ہے کہ ان کو خواہ کوئی اور بات سمجھ آسکے یا نہ آسکے ان پر پیارے امام سے محبت و عقیدت یہ فرض عاید کرتی ہے کہ وہ تمباکو نوشی میں ملوث نہ ہوں خدا کرے کہ ہم ماننے والوں میں سے ہوں ناقدری کرنے والے نہ بنیں۔ اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق دے۔

انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے کہ کس قدر ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بے شک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا۔ دولتمند اس نعمت کو پانے والے بہت ہی تھوڑے ہیں۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۸۱۴)

ڈیسنٹ انگلش سکول

نرسری تا پنجم۔ کلاس میں داخلہ ۲۰ دسمبر ۸۹ سے شروع ہوگا

دارالرحمت شرقی ب — کلاس رومز میں ہیٹر کا انتظام ہے۔ فری ویگن سروس

آفس ۹ تا ۱۲ کھلا رہے گا

پرنسپل

خبریں

ملکی خبریں

• حیدرآباد اور لطیف آباد میں ہفتہ کو چوتھے دن کرفیو کے دوران پُر تشدد واقعات فائرنگ اور پولیس و رینجرز کی گولیوں سے ۸ افراد ہلاک اور ایک درجن سے زائد زخمی ہوئے ہیں پولیس کی اندھا دھند فائرنگ کے خلاف احتجاج کے طور پر ہزاروں افراد کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گھروں سے باہر نکل آئے سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر کے ٹائر جلائے گئے مشتعل نوجوانوں نے وہاں موجود ایس ایس پی حیدرآباد کی پٹائی کر ڈالی اور اسے یرغمال بنا لیا۔

• اگلے سال جنوری کے وسط تک وفاقی حکومت کے زیر نگرانی چلنے والی ۷۰ کارپوریشنوں میں کام کرنے والے تمام ایڈہاک ملازمین کو مستقل کر دیا جائے گا۔ یومیہ بنیادوں پر طویل مدت سے کام کرنے والے ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔

• حکومت پاکستان کو افغان مہاجرین کیلئے غذا کی فراہمی کے سلسلے میں زبردست مسائل کا سامنا ہے۔ بہت سے مغربی ممالک نے ۱۹۹۰ء میں ان مہاجرین کیلئے غذائی اشیاء کی فراہمی سے معذوری کا اظہار کر دیا ہے جس سے پاکستان کے اپنے سٹاک پر نمایاں بوجھ پڑے گا

• ایک پاکستانی سائنسدان قاضی معین الدین نے درجۂ حرارت کی پیمائش کا ایک نیا آلہ ایجاد کیا ہے جو فارن ہیٹ اور سنٹی گریڈ کے علاوہ ہوگا۔ اقوام متحدہ کے اقتصادی و سماجی کمشن نے اسکی اشاعت کی منظوری دے دی ہے ماحولیاتی خبرناموں میں اس سکیل کو استعمال کیا جائے گا

• حال ہی میں ایک اقتصادی جائزے کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ سمندر پار پاکستانیوں نے ۲ ارب روپے کی ریکارڈ سرمایہ کاری کی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر ملکی حالات سازگار رہیں تو سمندر پار پاکستانی بڑی رقم لگانے کیلئے تیار ہیں

۱۹۱۱ء میں سب سے پہلے حب اطہراء پیش کرنیوالا مصروف خدمت ادارہ کا

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

• گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴ • ربوہ فون ۹۰۶

• قلعہ کالروالا • ملتان • کراچی

غیر ملکی خبریں

• چیکوسلواکیہ کی کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان اخبار "رودے پراگ" نے اعلان کیا ہے کہ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی آٹھ ممتاز شخصیتوں کو ہٹا دیا گیا ہے۔ سابق صدر گستاف ہُساق کے علاوہ جنہوں نے بدھ کے روز استعفےٰ دینے کا اعلان کیا تھا۔ سات مزید سخت موقف رکھنے والے پرانے سیاستدان بھی ان میں شامل ہیں۔ تطہیر کی یہ خبر ان اطلاعات کے ساتھ آئی ہے کہ کمیونسٹوں میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔

• مشرقی جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی کے ہنگامی اجلاس میں ملک کے سابق رہنما مسٹر ارک ہونیکر اور دیگر افراد کو ذاتی طور پر حالات کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ ایک عدالتی تحقیقاتی کمشن کے مطابق اقتدار مطلق العنان مغرور ہاتھوں میں مرکوز ہو کر رہ گیا تھا۔

• مصر کے وزیر داخلہ مسٹر ذکی بدر قاہرہ کے قریب ایک کار میں جاتے ہوئے بم کے ایک حادثہ میں بال بال بچ گئے۔ ایک چھوٹی وین جس میں دھماکہ خیز مادہ تھا۔ ان کی کار کے قریب دھماکے سے تباہ ہوگئی تاہم مسٹر ذکی کو کوئی چوٹ نہیں آئی وین کے ڈرائیور کو گرفتار کر لیا گیا ہے جو میڈیکل یونیورسٹی کا ایک طالبعلم تھا۔ مصری وزارت داخلہ نے اسے ایک اسلامی دہشت گرد قرار دیا ہے۔ جنرل بدر سیاسی اختلاف رکھنے والوں سے سختی سے نمٹنے کیلئے مشہور ہیں۔

• جاپانی حکومت اس شخص کو چین کے حوالے کرنے پر رضامند ہوگئی ہے جو ۱۶ر دسمبر کو چین کے ایک طیارے کو اغوا کر کے جاپان لایا تھا۔ اس طیارے میں جس میں ۲۲۰ افراد تھے جسے شنگھائی کے راستے بیجنگ سے نیویارک جاتے ہوئے اغوا کر کے جاپان پہنچا دیا گیا تھا اغوا کنندہ ایک چینی کارخانے میں مینیجر تھا۔ اس شخص کی دونوں ٹانگیں اور کولہے اسوقت ٹوٹ گئے تھے جب بظاہر دھکا دے کر طیارے سے نیچے گرایا گیا۔ اسکے ساتھ ایک عورت اور اسکا بچہ بھی تھے جن کا ارادہ تھا کہ وہ تائیوان میں سیاسی پناہ حاصل کر سکیں گے۔